سوال

(128) نماز جنازہ سے فارغ ہو کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز جنازہ سے فارغ ہو کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مرفوع روایت یا صحابی کے قول وفول سے نماز جنازہ سے سلام پھیر کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت نہیں اس لیے یہ بلاشبہ بدعت ہے۔

(محدث دہلی جلد نمبر ۹ ش نمبر ۸) (مفتی مدرسہ رحمانیہ دہلی)

نماز جنازہ غائبانہ اور مولنا مودودی صاحب از مولنا شکر اللہ نعمانی

حضرت مولنا ابو الاعلیٰ مودودی ایک مخصوص مکتب فکر کے موجد اور ہند اور پاکستان کی مشہور شخصیت ہیں۔ جب قید و بند سے آزاد ہوتے ہیں۔ تو مسجد میں درس حدیث بھی دیتے ہیں۔ آپ نے اسی درس میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر اسی روز دی جس روز اس کا انتقال ہوا تھا، الخ کے تحت فرمایا کہ

اس روایت سے پہلا مسئلہ نماز جنازہ غائبانہ کا پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے تین مواقع پر نماز جنازہ پڑھی ہے۔ ایک نجاشی کی دوسری جعفر تیار کی تیسری ایک اور صحابی معاویہ رضی اللہ عنہ کی۔ اس بنا پر فقہاء کا ایک گروہ اُسے مسنون قرار دیتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ طریقہ مسنون اس لیے نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ کثرت صحابہ کا مدینہ سے باہر انتقال ہوا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز غائبانہ نہیں پڑھی۔ جن تین صحابہ کی آپ نے غائبانہ نماز پڑھی اس کی کوئی وجہ اور سبب موجود تھا۔ مثلاً نجاشی کہ وہ وہاں اکیلا مسلمان تھا۔ اور کوئی مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھنے والا موجود نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی غائبانہ نماز پڑھی۔ دوسرے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہ وہ کفار کے لشکر میں گھر کر شہید ہوئے اور وہاں نماز جنازہ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ علی ہذا القیاس اس طرح کا کوئی سبب موجود ہوتا تھا۔ جس کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو تین مرتبہ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ تاہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے اس لے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا جائز اور ممنوع نہیں تجلی دیوبند ۴۷، نمبر ۴۸، مئی نمبر ۶۷ ئ، اس مقام پر مولنا نے بھی اگرچہ عام علمائے احناف کی روش اختیار کی ہے۔ لیکن اتنا تو انہوں نے صراحتہً اعتراف فرمایا ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ ممنوع و ناجائز نہیں جیسا کہ علماء نے احناف کی اکثریت ہے فتویٰ دیتی رہے وہ علل و اسباب جن کو مولنا نے بھی ذکر فرمایا ہے تو وہ مہمل و عبث اور غیر ثابت شدہ ہیں حضرت معاویہ کا انتقال مدینہ میں ہوا تھا۔ اور آپ نے نماز جنازہ تبوک میں ادا فرمائی۔ حالانکہ مدینہ میں اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے۔ اور ان ہی لوگوں نے تجہیز و تکفین کی تھی۔ واللہ اعلم۔

(اخبار اہل حدیث دہلی جلد نمبر، اش نمبر)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05ص237

محدث فتویٰ